متعلق ہے کہ جب ان جیالے مجاہدوں نے کشتیوں کے ذریعے دریا عبور کر لیا تو ساحل پر پہنچتے ہی طارق بن زیادؒ نے کشتیاں جلا ڈالیں۔ دریافت کرنے والوں نے دریافت کیا کہ ہم وطن سے دور ہیں اور واپسی کا ذریعہ یہی کشتیاں تھیں ان کو جلا ڈالنا دانشمندی نہ تھی اور شریعت کی رو سے سبب پر نگاہ رکھنا کوئی گناہ کی بات بھی نہیں' اب ہم وطن کیونکر پہنچیں گے؟ حضرت طارق بن زیادؒ نے تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھا اور مسکرا کر یہ فرمایا کہ جس ملک میں ہم نے قدم رکھا ہے یہ بھی تو ہمارا ہی ملک ہے ہمیں یہاں سے جانے کی کیا ضرورت ہے؟ ہم مسلمان ہیں اور خدا تعالیٰ کا سارا ملک ہی ہمارا ہے۔ یہ تھیں ان اولوالعزم لوگوں کی بالغ نظریں۔ بقول علامہ اقبالؒ

طارق چوں بر کنارہ اندلس سفینہ سوخت
گفتند کار تو بنگاہ خرد خطاست
دوریم از سواد وطن بازچوں رسیم
ترک سبب زروئے شریعت کجا روا ست؟
خندید و دست خود بہ شمشیر برد وگفت
ہر ملک ملک ماست کہ ملک خدائے ما است

۴۶۳ھ میں قیصر ارمانوس دیو جانس تین لاکھ لشکر لے کر سلطان الپ ارسلان سلجوقیؒ المتوفی ۴۶۵ھ کے مقابلہ کے لئے نکلا۔ الپ ارسلانؒ کے پاس صرف پندرہ ہزار فوج تھی پہلے تو گھبرائے لیکن امام ابو نصر محمد بن عبد الملک الحنفیؒ نے فرمایا کہ ہم خدا تعالیٰ کے دین کے لیے لڑتے ہیں ہماری امداد وہ خود کرے گا ہمیں اپنی قلت کو ہرگز خاطر میں نہ لانا چاہیے۔ چنانچہ لڑائی ہوئی اور رب العزت نے مسلمانوں کو نمایاں کامیابی عطا فرمائی۔ (تاریخ اسلام جلد ۴ ص ۹۹) فاتح مصر حضرت عمروؓ بن العاص نے امیر المومنین حضرت عمرؓ سے ایک فوجی مہم کے لیے تین ہزار کی کمک طلب کی۔ حضرت عمرؓ نے تین حضرات بھیجے اور فرمایا کہ لو یہ تین ہزار ہیں۔ ان حضرات کے نام یہ ہیں۔ حضرت خارجہ بن حذافہؓ حضرت زبیر بن العوامؓ اور حضرت مقداد بن الاسودؓ (سبل السلام جلد ۱ ص ۳۳۹ طبع مصر)

خلافت راشدہ کے دور میں ایک معرکہ میں جنگ یرموک کے ایک محاذ پر صرف ساٹھ مسلمانوں کا ساٹھ ہزار کافروں سے مقابلہ ہوا لیکن فتح مسلمانوں کو نصیب ہوئی۔ کافروں نے شکست کھائی اور پیٹھ دکھا کر بھاگ نکلے۔ جنگ ختم ہونے پر جب لاشیں شمار کی گئیں تو معلوم ہوا کہ صرف دس لاشیں مسلمانوں کی ہیں دس ہزار لاشیں کافروں کی ہیں' اس شعر میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

نری ستون هم ستون الفا ومع هذا تولوا مدبرينا

(مقدمہ حاشیہ مسلم الثبوت ص ۳) کہ ساٹھ مسلمانوں نے ساٹھ ہزار کافروں کا مقابلہ کیا اور باوجود اس کثرت کے کافر میدان سے پیٹھ دکھا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

اے اسیر مالٹا کے نام لیوا! غور کر

اے حسین احمدؒ کے بیٹو! تم نے سوچا بھی کبھی
کیوں تمہارے در پئے آزار جاہل ہو گئے؟

کیوں بھلا ڈالا ہے تم نے سلف کی تاریخ کو
اس قدر کیوں تم تن آسانی پہ مائل ہو گئے؟

کل تمہاری بے زری کا دبدبہ تھا دہر میں
سیم و زر پہ کس لیے تم آج مائل ہو گئے؟

اب تو اٹھو اے خدا والو! خدا کے واسطے
اب تو حد یہ کہ رذائل بھی فضائل ہو گئے

کیا تمہاری بے نیازی نے دکھائے ہیں یہ دن
کیوں تمہارے دشمن جاں اہل باطل ہو گئے؟

غافلوں کے واسطے تم تازیانہ تھے کبھی
کیوں نہ جانے اپنے منصب سے ہی غافل ہو گئے؟

پرچم قرآن وسنت لے کے نکلو دوستو!
بدعتیں ہی عصر حاضر کے مسائل ہو گئے

اے اسیر مالٹاؒ کے نام لیوا! غور کر
تجھ سے مخفی کیوں اکابر کے شمائل ہو گئے

گفتنی ناگفتنی حالات سے اکرام اب
روح زخمی ہو گئی' ارمان گھائل ہو گئے

(جناب اکرام القادری خانیوال)